مجھے صدارت یا وزارت عظمیٰ نہیں بلکہ پاکستان کا استحکام چاہئے، الطاف حسین

پاکستان کو چوروں، اچکوں اور قومی دولت لوٹنے والوں سے پاک دیکھنا چاہتا ہوں

عدالتیں، حفاظتی پشتے توڑنے والے جاگیرداروں اور وڈیروں کے خلاف کارروائی کرے

مجھے فخر ہے کہ میں اپنے اخراجات ساتھیوں کے پیسوں سے پورے کرتا ہوں اور پاکستان کے قومی خزانہ پر ڈاکہ ڈال کر حرام نہیں کھاتا

خدمت خلق فاؤنڈیشن کے سالانہ امدادی پروگرام سے ٹیلی فونک خطاب

لندن۔۔۔5، ستمبر 2010ء۔۔۔ متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے کہا ہے کہ مجھے صدارت یا وزارت عظمیٰ نہیں بلکہ پاکستان کا استحکام چاہئے اور میں پاکستان کو چوروں، اچکوں اور قومی دولت لوٹنے والوں سے پاک دیکھنا چاہتا ہوں اور پاکستان کو اس کے نام کی طرح پاک لوگوں کی جگہ بنانا چاہتا ہوں جہاں ایماندار افراد کی حکومت ہو۔انہوں نے کہا کہ یہ میرا چیلنج ہے کہ سیلاب زدگان کی امداد کیلئے ایم کیوایم کے منتخب نمائندوں اور ہزاروں کارکنان کی طرح دیگر جماعتوں کے منتخب نمائندے اور کارکنان بھی سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کی مدد کیلئے باہر نکلتے تو کروڑوں لوگوں اور بہت بڑے رقبہ کو سیلاب کی تباہی سے محفوظ بنایا جاسکتا تھا۔انہوں نے عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ سے اپیل کی ہے کہ اپنی زمینیں اور محلات بچانے کیلئے حفاظتی پشتے توڑ کر سیلاب کا رخ غریب آبادیوں کی جانب موڑنے والے جاگیرداروں اور وڈیروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ یہ بات انہوں نے خدمت خلق فاؤنڈیشن کے تحت سالانہ امدادی پروگرام کے شرکاء سے ٹیلی فونک خطاب کرتے ہوئے کہی۔امدادی پروگرام میں ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے ارکان، خدمت خلق فاؤنڈیشن کے ٹرسٹیز، حق پرست وفاقی وصوبائی وزراء، ارکان سینیٹ، قومی وصوبائی اسمبلی اور ایم کیوایم کے ذمہ داران وکارکنان کے علاوہ عمائدین شہر نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔اپنے خطاب میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ پورے ملک میں حالیہ سیلاب کی تباہ کاریوں کو ایک ماہ سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے اور کروڑوں عوام سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں لیکن ابھی تک حکومت کی جانب سے متاثرین سیلاب کی امداد کیلئے ٹھوس اقدامات نہیں کئے گئے۔انہوں نے کہا کہ بااثر جاگیرداروں کی جانب سے سیلاب کا رخ موڑنے کا سلسلہ آج تک جاری ہے اور آج بھی صوبہ سندھ کے مزید شہروں میں سیلابی پانی داخل ہو چکا ہے۔حکومت کو اس کا نوٹس لیکر ایسے مربوط اقدامات کرنے چاہئیں کہ بااثر جاگیردار اور وڈیرے حفاظتی پشتے توڑ کر یا ان میں کٹ لگا کر سیلاب کے پانی کا رخ غریب بستیوں کی جانب نہ موڑ سکیں۔انہوں نے کہا کہ تمام عدالتوں بشمول سپریم کورٹ کو پشتے توڑنے اور سیلاب کا رخ غریب آبادیوں کی جانب موڑنے والوں کے خلاف کارروائی کرنی چاہئے۔ جناب الطاف حسین نے محبّ وطن پاکستانیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ سیاسی رہنماؤں کی جانب سے میرے نظریات اور فکر وفلسفہ پر کی جانے والی تنقید سے ہرگز پریشان نہ ہوں کیونکہ تنقید کرنا ان کا حق ہے لیکن تنقید کرنے والوں سے میرا سوال ہے کہ اگر محروم اور محکوم عوام کو باعزت زندگی کے مواقع فراہم کرنے کیلئے انقلاب فرانس کی طرز کے اقدام کی بات کرنا غلط ہے تو وہ قوم کو بتائیں کہ صحیح طریقہ کیا ہے؟ پاکستان کے موجودہ نظام میں جاگیردار، وڈیرے اور نودولتئے ہیں جو موروثی سیاست کے باعث سالہا سال سے اقتدار پر براجمان ہوتے رہے ہیں۔اقتدار میں آنے کے بعد یہ کئی فیکٹریوں، صنعتوں اور محلات کے مالک بن گئے ہیں۔اگر یہ جاگیردار اور وڈیرے پاکستان اور اس کے عوام سے مخلص ہوتے تو اپنی فصلیں، زمینیں، محلات اور فارم بچانے کیلئے حفاظتی پشتے توڑ کر سیلاب کا رخ غریب علاقوں کی جانب نہ موڑتے اور ان کی وجہ سے آج تین کروڑ سے زائد غریب عوام خیموں، اسکولوں اور کھلے آسمان تلے کسمپرسی کی زندگی گزارنے پر مجبور نہ ہوتے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ میں محبّ وطن جرنیل، ان کو کہتا ہوں جن کے دل میں پاکستان اور اس کے غریب عوام کا درد ہے، ایسے جرنیل اور فوجی جوانوں کو سامنے آکر پاکستان کے عوام کا ساتھ دینا چاہئے تاکہ قومی خزانہ لوٹنے اور قرضے لیکر معاف کرانے والے جاگیرداروں، وڈیروں اور ناجائز ذرائع سے دولت کمانے والے سرمایہ داروں کو نہ صرف سرعام لٹکایا جائے بلکہ ان قومی لٹیروں کی حمایت کرنے والے دانشوروں، لکھاریوں اور قلمکاروں کے خلاف بھی ایکشن لیا جائے۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ صوبہ بلوچستان کے عوام کے ساتھ ظلم اور ناانصافیاں کی گئیں، خیبر پختونخوا کے عوام کو جھوٹے اور گمراہ کن نعرے دیکر ان کی حب الوطنی سے کھیلا گیا، صوبہ سندھ کے عوام کو بے وقوف بنا کر لوٹا گیا اور صوبہ پنجاب کے عوام کو یہ کہہ کر کہ فلاں غدار اور ملک دشمن ہے، انہیں پاکستان کے نام پر خوب استعمال کیا گیا۔اگر ملک بھر کے عوام بشمول ہزار وال، کشمیر، سرائیکی اور گلگت بلتستان کے نوجوان پاکستان میں عوامی انقلاب کیلئے تیار ہیں تو میں رابطہ کمیٹی سے کہوں گا کہ وہ مجھ پر عائد پابندی اٹھالیں تاکہ میں ساتھیوں کے قدم سے قدم ملا کر انقلاب میں شامل ہوسکوں۔انہوں نے کہا کہ میری جانب سے انقلاب کا نعرہ لگانے پر جاگیردار، وڈیرے، قرضے لیکر معاف کرانے والے اور ملک وبیرون ملک بڑی بڑی جائیدادیں رکھنے والے بوکھلاہٹ کا شکار ہیں اور ان کی جانب سے جھوٹا پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ الطاف حسین لندن میں عیش کی زندگی گزار رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ مجھے سچ بات کرنے میں کبھی شرم محسوس نہیں ہوتی اور میں آج بھی کھل کر کہتا ہوں کہ میرے ذاتی اخراجات متحدہ قومی موومنٹ کے ساتھی برداشت کرتے ہیں۔میری پاکستان سمیت دنیا کے کسی بھی ملک میں کوئی مل، صنعت یا کاروبار نہیں ہے اور مجھے فخر ہے کہ میں اپنے اخراجات ساتھیوں کی محنت کے پیسوں سے پورے کرتا ہوں اور پاکستان کے قومی

خزانہ پر ڈاکہ ڈال کر حرام نہیں کھاتا۔ کیا کسی جماعت کے سربراہ میں اتنی ہمت ہے کہ وہ پاکستان کی تیسری بڑی جماعت کے قائد الطاف حسین کی طرح کھل کر کہے کہ میرا خرچہ میری پارٹی برداشت کرتی ہے؟ انہوں نے مزید کہا کہ مجھے یہ بتانے میں بھی کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی کہ 19، جون 1992ء کو ایم کیو ایم کے خلاف فوجی آپریشن کے دوران کئی برسوں تک میرے پاس پانچ پونڈ نہیں تھے اور میرے لئے تینوں وقت کا کھانا تحریکی ساتھیوں کے گھر سے پک کر آتا تھا۔ میں نے بھوک دیکھی ہے، فاقے کئے ہیں اور سڑکوں پر ٹھیلے لگائے ہیں اور محنت کے کسی کام میں شرم محسوس نہیں کی۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ مجھے نہ تو صدارت کا شوق ہے اور نہ ہی وزارت عظمیٰ کا۔ مجھے اپنے یا اپنے خاندان کیلئے اقتدار، دولت اور محلات نہیں چاہئے بلکہ میں پاکستان کا استحکام چاہتا ہوں۔ میں انقلاب کے ذریعہ ملک سے چوروں، اچکوں اور قومی لٹیروں کا خاتمہ چاہتا ہوں اور پاکستان کو اس کے نام کی طرح پاک لوگوں کی جگہ بنانا چاہتا ہوں۔ جہاں مسلح افواج، آئی ایس آئی اور دیگر انٹیلی جنس ادارے اپنی طاقت قومی دولت لوٹنے والوں کے خلاف استعمال کریں۔ فوج کے سپاہی کی گولی غریب عوام پر نہیں بلکہ قومی لٹیروں اور ڈاکوؤں پر چلے۔ انہوں نے کہا کہ میں دولت مندوں کے خلاف نہیں ہوں۔ محنت کر کے حق حلال کما کر دولت مند بننے میں کوئی برائی نہیں ہے میں راتوں رات کئی کئی فیکٹریوں اور صنعتوں کے مالک بن جانے والے نو دولتیوں کے خلاف ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بعض دانشور اور قلمکار میری باتوں کو غلط انداز میں لیکر جاگیرداروں کی وکالت کر رہے ہیں مگر اب پاکستان میں ایسے دانشور، لکھاری اور قلمکار بڑی تعداد میں پیدا ہو چکے ہیں جو نتائج کی پرواہ کئے بغیر اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر غریب عوام کے حقوق کیلئے لکھ رہے ہیں۔ الطاف حسین اور اس کا ایک ایک ساتھی ایسے دانشوروں اور قلمکاروں کو سیلوٹ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں کرپٹ جرنیلوں، دانشوروں، لکھاریوں اور سیاستدانوں نے مجیب الرحمان کی عوامی لیگ کے عوامی مینڈیٹ کو اسلئے تسلیم نہیں کیا تھا کہ وہ جاگیرداروں کی نہیں بلکہ عام پاکستانیوں کی جماعت تھی۔ الطاف حسین، مجیب الرحمان کے چھ نکات کی حمایت نہیں کر رہا بلکہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ شیخ مجیب الرحمان چھ نکات پر بات چیت کیلئے تیار تھا۔ ایم کیو ایم پر تنقید کرنے والے جواب دیں کہ کیا آج پاکستان کے چاروں صوبے، مکمل صوبائی خودمختاری، این ایف سی ایوارڈ کی منصفانہ تقسیم اور صوبے کے وسائل کا اپنے صوبے پر حق تسلیم کرنے کی باتیں نہیں کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ملک بھر میں شعوری بیداری کا آغاز ہو چکا ہے اور عوام میں انقلاب کی باتیں کی جا رہی ہیں جس کے باعث جاگیرداروں اور وڈیروں کی نیندیں حرام ہو گئی ہیں لیکن اب چاہے کچھ بھی ہو جائے انقلاب، پاکستان کا مقدر بن چکا ہے اور انشاءاللہ عوامی انقلاب کو پاکستان آنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ انہوں نے ملک بھر کے دانشوروں، کالم نگاروں اور صحافیوں کو دعوت دی کہ وہ پاکستان کی بقاء وسلامتی کیلئے ایم کیو ایم کا ساتھ دیں۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم اور الطاف حسین کے خلاف بہت منفی پروپیگنڈہ کیا گیا اور گزشتہ 32 برسوں سے ایم کیو ایم پر مخالفین کو برداشت نہ کرنے اور انہیں قتل کرنے کے الزامات لگائے جا رہے ہیں لیکن یہ بہتان تراشی کرنے والے جواب دیں کہ اگر ایم کیو ایم مخالفین کو برداشت کرنے والی جماعت نہ ہوتی تو یہ مخالفین آج تک زندہ کیوں ہیں؟ اب پاکستان کے باشعور عوام جان چکے ہیں کہ ایم کیو ایم اور ان کے الطاف بھائی جھوٹے الزامات کیوں لگائے گئے۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں انقلاب کی راہ ہموار کرے اور پاکستان کو محفوظ و مستحکم بنائے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ خدمت خلق فاؤنڈیشن 1978ء سے دکھی انسانیت کی عملی خدمت میں مصروف ہے، زمینی و آسمانی آفات ہوں، حادثات ہوں یا سانحات ہر موقع پر خدمت خلق فاؤنڈیشن کے رضاکار، میڈیکل ایڈ کمیٹی کے ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل اسٹاف متاثرین کی مدد کیلئے نہ صرف بروقت پہنچتے ہیں بلکہ حتی المقدور انکی عملی مدد بھی کرتے ہیں۔ اس فلاحی ادارے کے تحت ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرے میں سالانہ امدادی پروگرام منعقد کیا جاتا ہے اور آج کے امدادی پروگرام میں کم وبیش دس ہزار مستحقین میں پانچ کروڑ روپے سے زائد مالیت کا امدادی سامان تقسیم کیا جائے گا تاکہ غریب و مستحق افراد کو عید کی خوشیوں میں شریک کیا جا سکے۔ اسی طرح سیلاب سے متاثرہ 25 ہزار بچوں کیلئے عید کے کپڑے تیار کئے جا چکے ہیں تاکہ غریب بچے عید کی خوشیاں منا سکیں۔ انہوں نے ایم کیو ایم کے تمام ذمہ داران اور کارکنان سے کہا کہ وہ اپنے لئے عید کے کپڑے بنانے کے بجائے سیلاب سے متاثرہ بچوں کیلئے عید کے کپڑے خریدیں۔ انہوں نے کہا کہ خدمت خلق فاؤنڈیشن کی جانب سے اب تک سیلاب سے متاثرہ افراد کی امداد کیلئے 25 کروڑ روپے مالیت کا امدادی سامان، غذائی اجناس اور ادویات تقسیم کی جا چکی ہیں۔ 2005ء میں پاکستان کی تاریخ کا بدترین زلزلہ آیا تو ایم کیو ایم کے لاکھوں کارکنان اور خدمت خلق فاؤنڈیشن کے رضاکاروں نے ایک سال تک زلزلہ سے متاثرہ خاندانوں کی جس طرح مدد کی عوام اس سے بخوبی واقف ہیں۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ پاکستان کی سیاسی جماعتوں میں ایم کیو ایم واحد جماعت ہے جس کے ہزاروں کارکنان 24 گھنٹے عوام کی مدد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ میرا چیلنج ہے کہ سیلاب زدگان کی امداد کیلئے ایم کیو ایم کے منتخب نمائندوں اور ہزاروں کارکنان کی طرح دیگر جماعتوں کے منتخب نمائندے اور کارکنان بھی سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کی مدد کیلئے باہر نکلتے تو کروڑوں لوگوں اور بہت بڑے رقبہ کو سیلاب کی تباہی سے محفوظ بنایا جا سکتا تھا۔ جناب الطاف حسین نے مخیّر حضرات سے اپیل کی کہ وہ سیلاب سے متاثرہ مصیبت زدہ خاندانوں کی بھرپور مدد کریں اور اپنے عطیات خدمت خلق فاؤنڈیشن میں جمع کرائیں۔ انہوں نے دکھی انسانیت کی عملی خدمت میں مصروف خدمت خلق فاؤنڈیشن کے رضاکاروں اور ایم کیو ایم کے تمام ذمہ داروں اور کارکنوں کو دل کی گہرائیوں سے سلام تحسین پیش کیا۔

☆☆☆☆☆